بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۸ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ ۔ ۱۶ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش ۔ ۱۶ فروری ۶۹ء	نمبر ۴۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ انسان کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلا آویں

دنیوی نظام کی طرح روحانی عالم میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے

"جب سے نبوت کا سلسلہ جاری ہوا ہے یہی قانون چلا آیا ہے قبل از وقت ابتلاء ضرور آتے ہیں تا کچوں اور پکوں میں امتیاز ہو اور مومنوں اور منافقوں میں بیّن فرق نمودار ہو۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۔ یہ لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا ہی کہنے پر نجات پا جائیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کا کوئی امتحان نہ ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ دنیا میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے۔ جب دنیوی نظام میں یہ نظیر موجود ہے تو روحانی عالم میں یہ کیوں نہ ہو۔ بغیر امتحان اور آزمائش کے حقیقت نہیں کھلتی۔ آزمائش کے لفظ سے یہ بھی دھوکا نہ کھانا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کو جو عالم الغیب وَيَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ہے امتحان یا آزمائش کی ضرورت ہے اور بدوں امتحان اور آزمائش کے اس کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا خیال کرنا نہ صرف غلطی بلکہ کفر کی حد تک پہنچتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی عظیم الشان صفات کا انکار ہے۔ امتحان یا آزمائش سے اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ تا حقائقِ مخفی کا اظہار ہو جاوے اور شخص زیر امتحان پر اس کی حقیقتِ ایمان منکشف ہو کر اسے معلوم ہو جاوے کہ وہ کہاں تک اللہ کے ساتھ صدق و اخلاص و وفا رکھتا ہے اور ایسا ہی دوسرے لوگوں کو اس کی خوبیوں پر اطلاع ملے۔ پس یہ خیال باطل ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالےٰ جو امتحان کرتا ہے تو اس سے پایا جاتا ہے کہ اس کو علم نہیں۔ اس کو تو ذرّہ ذرّہ کا علم ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ایک آدمی کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلاء آویں اور وہ امتحان کی چکّی میں پیسا جاوے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق داده اند
زیر آں گنجِ کرم بنہاده اند"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۹-۳۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۱۵ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے ۔ نیز نقصان بھی محسوس ہوتی ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

ربوہ ۱۵ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے دنیا میں غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی غرض سے تسبیح و تحمید اور درود پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعا نیز استغفار اور بعض اور دعاؤں کا روزانہ کم سے کم مقررہ تعداد میں ورد کرنے کی سابقہ تحریک کے تسلسل میں ایک اور قرآنی دعا کا روزانہ ۳۳ مرتبہ ورد کرنے کی تحریک فرمائی وہ دعا یہ ہے :-

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (بقرہ آیت ۲۵۱)

حضور نے متعدد دیگر آیات قرآنی کی روشنی میں اس آیۂ کریمہ کی نہایت لطیف تفسیر بھی بیان فرمائی ۔ حضور نے فرمایا تمام سابقہ دعاؤں کا ورد بھی کم سے کم مقررہ تعداد میں جاری رکھا جائے اور ان کے ساتھ اس قرآنی دعا کا ورد بھی کیا جائے نیز واضح فرمایا ان سب دعاؤں کے ورد کے لئے جو تعداد مقرر کی گئی ہے ۔ وہ کم سے کم تعداد ہے ۔ جن دوستوں کے لئے ممکن ہو انہیں حسب توفیق اس سے زیادہ تعداد میں ان دعاؤں کا ورد پورے عزم اور تعہد کے ساتھ کرنا چاہیئے ۔

ربوہ ۱۵ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت تو اچھی ہے ۔ لیکن کل بے چینی کی تکلیف رہی ۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۱۵ تبلیغ ۔ عزیز جعفر احمد خاں سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خاں صاحب کی حالت پہلے جیسی ہے قوتِ گویائی تا حال بحال نہیں ہوئی ۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

محققین اور اسلامی اصول

۲

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایمانیات میں سے سب مقدم امر خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے علیم اور حکیم اور قادر مطلق اور مدبّر بالارادہ، واحد لاشریک اور ازلی ابدی اور ذوالعرش اور پھر ہر ایک جگہ حاضر ناظر ہونے پر ایمان لانا ہے۔ مگر بجز قیاسی باتوں اور خود تراشیدہ خیالات کے اور کونسا پتہ ان امور کا عقل لگا سکتی ہے۔ اور کیونکر ایسا شخص جو انکشاف حقیقت کا بھوکا پیاسا اور زندہ خدا کی معرفت چاہتا ہے عقل کے یکطرفہ اور ناکافی استدلالات پر مطمئن ہو سکتا ہے۔ عقل انسانی ہزار سوچے اور گو لاکھ دفعہ زمین اور اجرام آسمانی کی پُرحکمت بناوٹ پر نظر غور کرے۔ لیکن وہ یہ دعوےٰ نہیں کر سکتی کہ اس عالم کا کوئی صانع ہے۔ کیونکہ ایسا دعوےٰ تو تب کرے کہ اس کو دیکھا بھی ہو۔ اس کا کوئی پتہ بھی لگا ہو۔ ہاں اگر عقل دھوکا نہ کھاوے اور دوسری طرف رُخ نہ کرے، تو یہ کہہ سکتی ہے کہ اس ترتیب محکم اور ترکیب ابلغ اور اس کاروبار پُرحکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ مگر ہے اور ہونا چاہیئے۔ میں جس قدر فرق ہے وہ ظاہر ہے اور یہ بات بھی بطور تنزل ہم نے بیان کی ہے ورنہ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے وجود کا پتہ لگانے میں صرف اپنی عقل ہی کو امام بنایا اور فقط اسی کی رہبری سے کسی منزل تک پہنچنا چاہا تھا۔ ان کو عقل نے جس جگہ پہنچایا ہے وہ یہی ہے کہ یا تو وہ لوگ آخرکار دہریہ ہو گئے۔ اور یا خدا تعالیٰ کو ایسے ضعیف طور پر مانا جو نہ ماننے کے برابر تھا۔ اب جبکہ خدا داتی کے مرتبہ پر ہی عقلمندوں کا یہ حال ہوا۔ اور بسم اللہ ہی غلط ہوئی تو پھر دوسرے امور غیبیہ کا عقل انسانی کو کچھ پتہ لگ جانا کیا امید رکھیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۴۸، ۲۵۰)

یہی ثبوت ہے جو ہمیں زمانہ کی ضرورت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے بہم پہنچایا ہے۔ آپ نے نہ صرف استدلال سے بلکہ عمل سے دنیا کے سامنے یہ شہادت پیش کی ہے کہ اس پُرحکمت کارخانہ کائنات کا صانع نہ صرف ہونا چاہیئے بلکہ فی الواقع موجود ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ آپ نے اپنے عمل سے ایسے شواہد قائم کئے ہیں کہ عقلیت ان کا انکار نہیں کر سکتی۔ چنانچہ آپ نے سر سید مرحوم کو بھی دعوت دی کہ

"اگر خدا نخواستہ آپ کا الٰہی کتابوں کی نسبت جیسا کہ میں نے اب تک سمجھا ہے یہی خیال ہے کہ وہ واقعی اور حقیقی طور پر خدائے تعالیٰ کا کلام نہیں اور وحی سے مراد صرف ایک ملکہ ہے جو انبیاء کی فطرت کو حاصل ہوتا ہے۔ یعنی ان کی فطرت کچھ ایسی ہی واقعہ ہوتی ہے کہ صداقت اور حکمت کی باتیں ان کے منہ سے نکلتی ہیں۔ تو پھر میں آپ پر کھلے کھلے معارضہ کے ساتھ اتمام حجت کرنا چاہتا ہوں تا لوگ آپ کی پیروی سے ہلاک نہ ہوں۔ اگر آپ اپنے قول سے رجوع کا اقرار کر کے مجھ سے اس بات کا ثبوت

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ استطاعت کا قرض ادا نہ کرنا ظلم ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِیْءٍ فَلْيَتْبَعْ

(بخاری کتاب الحوالہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استطاعت رکھنے والے کا جبکہ سب کچھ موجود ہو قرض ادا نہ کرنا اور ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کسی کا قرض کسی دولتمند کے ذمہ لگایا جائے اور وہ اس بات کو مان لے کہ یہ قرض وہ ادا کر دے گا۔ تو قرضخواہ کو یہ سپردگی اور حوالگی مان لینی چاہیئے اور بے جا ضد نہیں کرنی چاہیئے۔

ہم چاہیں کہ کیونکر وحی فی الواقعہ خدائے تعالیٰ کا کلام ہوتا ہے۔ اور اخبار غیبیہ اور آئندہ اور گزشتہ کی خبروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تو میں بڑی خوشی سے الہامی پیشگوئیوں کے نمونہ سے ثبوت دینے کو تیار ہوں اور اس بات کے سننے سے کہ آپ نیک نیتی سے اس امتحان کے لئے مستعد ہو گئے ہیں۔ مجھے اس قدر خوشی ہوگی کہ شاید ایسی خوشی کسی اور چیز سے نہ ہو سکے۔ اس لئے کہ آپ کا اپنی مہلک غلطیوں سے باز آ جانا میرے نزدیک ایک قوم کی اصلاح سے کم نہیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۴۴، ۲۴۲)

پھر آپ نے فرمایا:۔

"اگر آپ ایک صادق دل سے کہ میری طرف متوجہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ سے توفیق پا کر عہد کرتا ہوں کہ آپ کو مطمئن کرنے کے لئے اس قادر سے مدد چاہوں گا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری فریاد سنے گا اور آپ کو ان غلطیوں سے نجات دے گا۔ جن کی وجہ سے نہ صرف آپ بلکہ ایک گروہ کثیر گرداب شبہات میں مبتلا نظر آتا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ میں محض للہ اس کام کے لئے مستعد کھڑا ہوں اور کہ آپ کی رائے کا غلط ہونا آپ پر ثابت کر دکھاؤں۔ تو اب آپ میرے اس تعجب اور تاسف کا اندازہ کر سکتے ہیں جو آپ کے ان کلمات سے مجھ کو ہو رہا ہے۔ جن میں آپ نے بلا غور و فکر یہ دعوےٰ کر دیا ہے۔ کہ نہ ملائک کچھ چیز ہیں اور نہ وحی ملائک کچھ چیز۔ بلکہ یہ سب انسانی فطرت کی قوتوں کے نام ہیں۔ عزیز من انسانی فطرت کا ظرف خدائی طاقتوں کا مظہر نہیں ہو سکتا۔ اور جو کچھ انسان کو اس کی فطرت کے توسط سے عطا کیا جاتا ہے۔ وہ مخلوقیت کی حدود سے مافوق نہیں ہوتا۔ مثلاً انسان کی جس قدر ایجادات ہیں اور جس قدر انسانوں نے اب تک صنعتیں نکالی ہیں گو وہ کیسے ہی غریب اور نادر ہوں مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدائی کاموں کے ہم پلہ ہیں لیکن وہ وحی جس کا ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے جس کی بابرکت آوازیں ہم نے اپنے کانوں سے سنی ہیں وہ بلاشبہ انسان کی فطرت سے مافوق الوہیت کی زبردست

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

مغربی جرمنی میں تبلیغِ اسلام

سیکنڈری سکولوں میں تقاریر اور طلباء کی طرف سے اسلام سے گہری دلچسپی کا اظہار

فرانس کے صدر ڈیگال اور سینگال کے صدر کو لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ

ریڈیو پر تقاریر۔ متعدد افراد کا قبولِ حق

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی ایم۔اے۔ مبلّغ مغربی جرمنی)

تقاریر

گزشتہ چند ماہ کے دوران خاکسار اور برادرم محمود اسمٰعیل زولش کو اسلام کے بارے میں بہت سی تقاریر کرنے اور لوگوں کے دلوں میں قائم شدہ شکوک و شبہات کو بہت حد تک دُور کرنے کی توفیق ملی۔

یہاں پر سیکنڈری سکولوں کی آخری کلاسوں میں جن میں کہ طلباء کی عمر ۱۷ سے ۲۰ سال کے دوران ہوتی ہے موازنہ مذاہب پر بھی لیکچر دیئے جاتے ہیں اور عیسائیت کے علاوہ اسلام اور دوسرے بڑے مذاہب کی تعلیمات سے بھی روشناس کرایا جاتا ہے۔ خاکسار نے ان سکولوں کے چند پرنسپل صاحبان سے مل کر انہیں بتایا کہ آپ طلباء کو اسلام کے بارے میں جو لیکچر دیتے ہیں وہ بوجہ ناواقفیت خامیوں سے مبرا نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا اگر آپ پسند کریں تو ہم بغیر معاوضہ لئے اس خدمت کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہیں۔ جہاں جہاں بھی میں گیا بلا استثناء سکولوں کے سربراہوں نے میری اس پیشکش کو بڑی خندہ پیشانی سے قبول کیا۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے چند ماہ سے مختلف سکولوں میں تقاریر کا یہ سلسلہ بڑی کامیابی سے جاری ہے گزشتہ تین ماہ میں آٹھ لیکچر ہوئے ہیں۔ تقاریر کے بعد سوالات کا موقع بھی دیا جاتا ہے۔ سوالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلباء کو اسلام کی صحیح تعلیمات جاننے کے بارے میں بہت دلچسپی ہے۔ اکثر سکولوں میں طلباء اور طالبات نے مزید تقاریر کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ طالبات کے ایک سکول میں ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر جاری رہا۔ مقررہ وقت ختم ہونے پر طالبات نے بیک آواز کہا کہ آئندہ ہفتے ایک اور لیکچر ہونا چاہیئے۔ اساتذہ کی رضامندی پر یہ طے پایا کہ آئندہ لیکچر کے لئے یہ دونوں کلاسیں جو تقریباً پچاس طالبات پر مشتمل تھیں مسجد میں آئیں گی چنانچہ یہ کلاسیں مع تین اساتذہ کے مسجد میں آئیں۔ اس روز زیادہ تر اسلامی عبادات اور عقائد پر روشنی ڈالی گئی لیکن سوالات کے موقع پر طالبات نے زیادہ تر "اسلام میں عورت کی حیثیت" پر سوال پوچھنے چاہے لیکن اس موضوع پر مفصل روشنی ڈالنے کے لئے وقت بہت کم تھا۔ طالبات کی دلچسپی کے پیشِ نظر اساتذہ نے اس بات پر رضامندی کا اظہار کیا کہ آئندہ ہفتے پھر سکول میں "اسلام میں عورت کی حیثیت" کے موضوع پر تقریر ہو۔ چنانچہ مقررہ تاریخ پر اس موضوع پر تقریر ہوئی اس روز برادرم محمود اسمٰعیل زولش بھی میرے ہمراہ تھے یہ تقاریر سائیکلوسٹائل کر کے طلباء کے درمیان تقسیم کر دی جاتی ہیں۔ سوالات کے جواب دینے میں برادرم زولش صاحب نے بھی حصہ لیا۔

ان تقاریر کے بعد اکثر طلباء اور اساتذہ نے اس بات کا اظہار کیا کہ ان باتوں کو سُننے کے بعد اسلام کے متعلق ہمارا تصوّر اب بالکل بدل گیا ہے

ان تقاریر کے ذریعہ گزشتہ تقریباً تین ماہ کے دوران خدا تعالےٰ کے فضل سے کئی سَو طلبہ تک اسلامی تعلیمات پہنچانے کا موقع ملا۔ بعض اوقات ایک تقریر کے دوران دو دو اور تین تین کلاسیں بھی ہوتی ہیں۔ یہ کام بنیادی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس طرح ہائی سکول کے ان نوجوان طلباء کے ذہنوں کو تعصب سے صاف کیا جا سکتا ہے جو ایک دو سال تک اعلےٰ تعلیم کے لئے یونیورسٹی میں جانے والے ہیں اور وہاں سے فارغ ہونے کے بعد ملک کے مختلف شعبوں میں اہم کردار ادا کرنے والے ہیں۔

برادرم محمود اسمٰعیل زولش کی کوشش سے یونیورسٹی میں اسلام پر ایک سیمینار منعقد ہوا جس کے تحت موصوف نے تین ماہ کے دوران بارہ تقاریر کیں جن میں اسلام سے متعلق مختلف موضوعات پر سیر حاصل بحث ہوئی۔

شامل ہونے والے طلبہ کی دلچسپی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقاریر کے دوران وہ اپنی نوٹ بکوں پر ضروری امور کو ساتھ ساتھ نوٹ کرتے جاتے تھے۔ ان طلباء میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ایک دو سال تک تعلیم کو مکمل کرنے کے بعد ہائی سکولوں میں بطور استاد کام کرنے والے ہیں۔ لہٰذا اسلام کے متعلق ان کے صحیح خیالات سکولوں کے نوجوان طلباء پر بڑے خوشکن آئندہ اثرات کا موجب ہو سکتے ہیں۔

رمضان المبارک اور عید الفطر کی تقریب

رمضان المبارک شروع ہوتے ہی اس موضوع پر ایک پریس نوٹ شائع کر کے ملک بھر کے ایک سَو سے زائد اخبارات کو برائے اشاعت ارسال کیا گیا۔ اس نوٹ کے ملنے پر ریڈیو فرانکفورٹ نے رمضان کے آغاز پر ایک خاص پروگرام نشر کرنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے ریڈیو اسٹیشن پر آنے کی دعوت موصول ہوئی اور انٹرویو کا وقت مقرر ہوا چنانچہ یکم رمضان المبارک کو یہ انٹرویو ریڈیو سے نشر ہوا۔

اسی طرح غیر زبانوں میں نشر کرنے والے ریڈیو اسٹیشن "وائس آف جرمنی" نے جو کہ کولون میں ہے مجھ سے رابطہ پیدا کر کے رمضان کے آغاز پر اُردو اور عربی زبانوں میں تقاریر کی فرمائش کی۔ چنانچہ آٹھ آٹھ منٹ کی تقاریر کے ریکارڈ فرانکفورٹ ریڈیو اسٹیشن والوں نے تیار کر کے کولون بھجوائے جو یکم رمضان المبارک کو وائس آف جرمنی کے اُردو اور عربی پروگراموں میں نشر ہوئے۔

رمضان کے اختتام پر وائس آف جرمنی کے اُردو پروگرام کے انچارج DAKOBAKO نے عید الفطر کی مناسبت سے اردو زبان میں عید کا پیغام نشر کرنے کی دعوت دی۔ یہ تقریباً پانچ منٹ کی تقریر ۲۱۔ دسمبر وائس آف جرمنی کے اردو پروگرام میں نشر کی گئی۔

اس دفعہ رمضان المبارک کے آغاز پر مسجد میں ایک افطار پارٹی کا انتظام کیا گیا اس موقع پر ملیشیا کے سفیر جناب عبد الخالد آوانگ نے قرآن کریم کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کرنا منظور کیا۔ بوجہ علالت وہ خود تو تشریف نہ لا سکے لیکن انہوں نے اپنے دو نائبین کو بھجوا دیا چنانچہ ان کے نائب نے سفیر صاحب موصوف کی لکھی ہوئی تقریر جرمن زبان میں حاضرین کو پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد ملیشیا میں ایک بین الاقوامی مقابلہ حسنِ قراءت کی فلم بھی دکھائی گئی۔ جس میں بعض اسلامی ممالک کے مشہور قراء کی آواز میں قرآن پاک کی تلاوت سُنکر حاضرین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس تقریب میں علاوہ مختلف ممالک کے مسلمانوں کے بہت سے جرمن احباب نے بھی شرکت کی جن میں ہائی سکولوں کے دو اساتذہ بھی شامل تھے اس تقریب کی دو اہم مقامی اخبارات نے نمایاں خبر شائع کی۔

رمضان کے اختتام پر عید الفطر کی تقریب خدا تعالےٰ کے فضل سے پورے اسلامی وقار کے ساتھ منائی گئی۔ مصر۔ شام۔ عراق اردن۔ الجیریا۔ مراکش۔ تونس۔ ایران تھائی لینڈ۔ یوگوسلاویہ۔ پاکستان۔ ہندوستان اور جرمنی کے کُل دو سَو کے قریب مسلمانوں نے نمازِ عید میں شرکت کی۔ عید کے بعد حسبِ معمول ماکولات و مشروبات سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

فرانکفورٹ کے تینوں اہم اخبارات نے خطبہ عید کا خلاصہ شائع کر کے عید کی نمایاں خبریں شائع کیں۔

مختلف ممالک کے زعماء اور سفراء سے ملاقاتیں

سینیگال کے صدر سینگور فرانکفورٹ میں منعقدہ کتابوں کی عالمی نمائش کے موقع پر انعام امن حاصل کرنے کے لئے آئے خاکسار نے ان کی قیام گاہ میں دس منٹ تک ان سے ملاقات کی اور فرانسیسی زبان میں جماعت کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر دیا۔ مغربی افریقہ اور خصوصاً جرمنی میں جماعت کی تبلیغی مساعی کے بارے میں انہوں نے بڑی دلچسپی ظاہر کی۔

فرانس کے صدر ڈیگال کچھ ماہ قبل جب دو روزہ دَورہ پر جرمنی آئے تو فرانسیسی سفارت خانہ کے ساتھ ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ پیدا کرکے خاکسار نے فرانسیسی زبان میں شائع شدہ اسلامی لٹریچر جس میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ بھی تھا جنرل ڈیگال تک پہنچانے کا انتظام کیا بعد ازاں ایک خط کے ذریعہ صدر صاحب تک کتب کے پہنچنے کی اطلاع موصول ہوئی۔

محترم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمنی کے ارشاد کے تحت خاکسار نے بعض اسلامی ممالک کے سفراء سے بھی ملاقاتوں کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ ہم دونوں نے انڈونیشیا۔ ملیشیا۔ اردن اور تونس کے سفراء سے ملاقاتیں کیں انہیں انگریزی ترجمہ قرآن کریم کا ایک ایک نسخہ بھی دیا سب نے بڑی خندہ پیشانی سے ہمارا خیر مقدم کیا۔ دیر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ انڈونیشیا کے سفیر جناب حلمی نے خاص طور پر ہماری مساعی کو بہت سراہا اور بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد فرانکفورٹ میں عرب لیگ کی ایک دعوتِ استقبالیہ کے موقع پر ان سے دوبارہ ملاقات ہو گئی۔ اس موقع پر گھنٹہ بھر مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے قرآنِ مرتل کا تحفہ

متحدہ عرب جمہوریہ نے شیخ القراء محمود الحصری کی ترتیل کے ساتھ سارے قرآن کریم کو چوالیس گراموفون ریکارڈز کی صورت میں تیار کر رکھا ہے۔ فرانکفورٹ میں عرب لیگ کی مذکورہ دعوتِ استقبالیہ کے موقع پر مَیں نے متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر صاحب سے درخواست کی کہ وہ قرآنِ مرتل کا یہ سیٹ مسجد کے لئے مہیا کریں چنانچہ انہوں نے وزارتِ اوقاف کو لکھا وہاں سے یہ سیٹ آنے پر خاکسار نے بون جا کر سفیر صاحب سے اس سیٹ کو ایک تقریب کی صورت میں وصول کیا۔ اس موقع پر سفیر صاحب سے دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔

قیدخانوں میں تبلیغ

جرمنی کے صوبہ بائرن کے دو قیدخانوں میں بہت سے جرمن قیدی احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ بائرن کی وزارتِ انصاف نے ہمیں ان دو قیدخانوں میں سال میں دو مرتبہ جانے کی اجازت دی۔ چنانچہ خاکسار نے وہاں جا کر ان سے انفرادی ملاقاتیں کیں اور اجتماعی طور پر بھی تقریر کرکے اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا دونوں مقامات پر ان کی مجموعی تعداد پچاس سے زائد ہو چکی ہے۔ انفرادی ملاقاتوں کے دوران ان میں سے بعض کو خاکسار نے بے حد مخلص پایا ان میں سے کئی ایک نے قرآن کریم کا جرمن ترجمہ اور نماز خریدی ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک نے اسلام پر کوئی بیس صفحات پر مشتمل ایک مضمون لکھ کر مجھے دیا جو اس کے گہرے دلی لگاؤ کا آئینہ دار ہے۔ قیدخانوں کے افسران سے بھی تفصیلی گفتگو ہوئی اور انہوں نے اس بات پر رضامندی ظاہر کی کہ ان کیلئے الگ حلال کھانا تیار ہوا کرے گا اس طرح رمضان کے روزے رکھنے کی سہولت بھی مہیا کرنے کا وعدہ کیا۔

بیعتیں

عرصہ زیرِ رپورٹ میں علاوہ مذکورہ ایران کے تین جرمن دوست اور ایک پاکستانی نوجوان بیعت کرکے سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰالِکَ۔

جرمن بیعت کرنے والوں میں ہمارے مخلص احمدی دوست مسٹر ایبن بارگل کے بڑے صاحبزادے بھی ہیں۔ ان کے اسلام قبول کرنے پر مسٹر بارگل نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ خدا تعالیٰ نے ان کے صاحبزادے کو دینِ حقہ کے قبول کرنے کی توفیق بخشی ہے۔

آخر میں احباب سے جرمنی میں ترقی واشاعتِ اسلام کی دلی درخواستِ دعا ہے۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سَو فیصد ادائیگی

لجنہ اماء اللہ نیروبی (مشرقی افریقہ) کی مندرجہ ذیل خواتین نے اپنا وعدہ سَو فیصد ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دُنیا کی ترقیوں سے نوازے اور ان کے اخلاص کا اجرِ عظیم عطا فرماوے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

نمبر شمار	اسماء	وعدہ	ادائیگی شلنگ
۱	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بھٹی	۱۰۰۰ — ۰۰	۳۰۰۰ — ۰۰
۲	" سارہ رحمٰن صاحبہ بٹ	۱۰۰۰ — ۰۰	۱۰۰۰ — ۰۰
۳	" ناصرہ ندیم صاحبہ	۵۰۰ — ۰۰	۵۰۰ — ۰۰
۴	" امۃ الحفیظ صاحبہ شاہ	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۵	" ثروت افتخار صاحبہ بٹ	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۶	" ارشاد بیگم صاحبہ شاہ	۵۰۰ — ۰۰	۵۰۰ — ۰۰
۷	" بشریٰ صدیقہ صاحبہ شاہ	۵۰۰ — ۰۰	۵۰۰ — ۰۰
۸	" حمیدہ بیگم صاحبہ	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۹	" زبیدہ بیگم اکرام احمدی صاحب	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۱۰	" نسیم بٹ صاحبہ	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۱۱	" امۃ المہیمن صاحبہ قریشی	۵۰۰ — ۰۰	۵۰۰ — ۰۰
۱۲	" رحمت بیگم صاحبہ بٹ	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۱۳	" عائشہ بائی سیٹھ صاحبہ	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۱۴	" سردار بیگم صاحبہ بٹ	۵۰۰ — ۰۰	۵۰۰ — ۰۰
۱۵	" صفیہ بیگم صاحبہ چوہدری	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۱۶	" خورشید بیگم صاحبہ قریشی	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۱۷	" کنیز بیگم غلام احمد قریشی	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۱۸	" امینہ بیگم محمد حاجی صاحب	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۱۹	" سمیعہ بیگم قریشی	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۲۰	" طاہرہ بیگم قریشی	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۲۱	" سعیدہ بیگم قریشی	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۲۲	" غلام بی بی صاحبہ بٹ	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۲۳	" صفیہ بیگم حیات صاحبہ	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۲۴	" امۃ القیوم صاحبہ بھٹی	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۲۵	" منصورہ بیگم صاحبہ بٹ	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۲۶	" خیر النساء صاحبہ	۱۵۰ — ۰۰	۱۵۰ — ۰۰
۲۷	" سکینہ بیگم صاحبہ	۵۰ — ۰۰	۵۰ — ۰۰
۲۸	" ریحانہ کوثر صاحبہ	۲۵ — ۰۰	۲۵ — ۰۰
۲۹	" فضل بیگم صاحبہ بٹ	۱۰۱ — ۰۰	۱۰۱ — ۰۰
۳۰	" نصرت بیگم عارف صاحب بھٹی	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۳۱	" رضیہ بیگم عبدالعزیز صاحب بٹ	۳۰۰ — ۰۰	۳۰۰ — ۰۰
۳۲	" رشیدہ بیگم عبدالحمید صاحب بٹ	۳۰۰ — ۰۰	۳۰۰ — ۰۰
۳۳	" امۃ الحفیظ صاحبہ چوہدری	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۳۴	" صفیہ بیگم عبدالرزاق بٹ	۵۰۰ — ۰۰	۵۰۰ — ۰۰
۳۵	" محمودہ بیگم سیٹھ	۳۰۰ — ۰۰	۳۰۰ — ۰۰

قراردادِ تعزیت

جماعتِ احمدیہ اسلام آباد کا یہ ہنگامی اجلاس مکرم محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ محترم میاں صاحب مرحوم جو ایک لمبا عرصہ تک راولپنڈی کی جماعت کے امیر رہے نے اپنی امارت کے دوران سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمات کیں اور اپنے ذاتی کاموں پر ہمیشہ جماعت کے کاموں کو ترجیح دی۔ جماعتِ احمدیہ اسلام آباد اس صدمہ پر محترم میاں صاحب مرحوم کے غمزدہ خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو خاص مقامِ قرب سے نوازے نیز آپ کے جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالحق ورک، امیر جماعتِ احمدیہ اسلام آباد)

ایک ضروری درخواست

اطفال الاحمدیہ کی بہت سی ایسی مجالس ہیں جن کی طرف سے ماہوار رپورٹ باقاعدگی سے موصول نہیں ہو رہی۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اطفال الاحمدیہ کی ماہوار رپورٹوں کی باقاعدگی کا اہتمام فرمائیں اور ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک ماہوار رپورٹ مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کا ذکرِ خیر

از مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
(۳)

سنہ ۱۹۵۷ء سے لے کر سنہ ۱۹۶۲ء تک آپ زیادہ عرصہ ربوہ میں مقیم رہتے گرمیوں میں کچھ عرصہ کے لئے کراچی اور کچھ عرصہ کے لئے کوئٹہ قیام فرماتے لیکن نومبر سنہ ۱۹۶۲ء کے آخر میں جب ہماری والدہ محترمہ وفات پا گئیں اُس کے بعد آپ اکیلے رہ جانے اور ضعیفی اور بڑھاپے کی وجہ سے زیادہ عرصہ کراچی یا کوئٹہ میں قیام فرمانے لگے۔ البتہ مجلس مشاورت اجتماع انصار اللہ اور جلسہ سالانہ کے مواقع پر ربوہ قیام فرماتے اور بعض اوقات دو دو ماہ بھی ٹھہرتے آخری سالوں میں اپنا قیام بالعموم محترم جناب مولوی عبد الرحمان صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری کے ہاں کیا اور اس عرصہ میں محترم مولوی صاحب موصوف اور ان کی اہلیہ محترمہ اور لڑکے بچے حضرت والد صاحب کی پوری پوری خدمت انجام دیتے رہے۔ اور ان سے دعائیں لیتے رہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احمدیت سے مضبوط تعلق

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوجوانی کی عمر میں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق بخشی نوعمری، جوانی اور بڑھاپے میں مضبوطی سے احمدیت پر قائم رکھا اور سلسلہ کیلئے ہر وقت اپنا تن من دھن سب کچھ نچھاور کرنے کیلئے کربستہ رہے جس زمانہ میں آپ پٹیالہ میں ملازمت کرتے تھے۔ اس وقت اپنے عزیزوں رشتہ داروں۔ اپنے شہر کے لوگوں۔ مسلموں اور غیر مسلموں کو خود بھی وعظ و نصیحت کیا۔ اور اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرایا۔ بہت لوگ آپ کے ذریعہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء کو اپنے شہر میں پر سنور میں بلوا کر تبلیغ کرایا کرتے ان کی عزت و تکریم کرتے اور ان سے دعائیں کراتے۔ جب آپ سکھ ریاست کے ملازم تھے۔ اس وقت ان پر اپنا اچھا اثر قائم کیا۔ اور احمدیت کا نام روشن کیا۔ اپنے ہر عمل قول اور فعل سے احمدیت کی سچائی ان پر ثابت کرنے کی کوشش کی بلکہ مشکل کے اوقات میں انہیں تلقین کی کہ وہ لوگ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھیں۔ چنانچہ وہ لوگ حضور پُرنور کو خط لکھتے اور حضور کی دعاؤں سے فیض یاب ہوتے اور وہ لوگ جہاں آپ کی پاکیزگی۔ سچائی دیانت امانت کے قائل تھے وہاں احمدیت کے متعلق بھی اچھے خیالات رکھتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو ہدایت فرمائی تھی کہ آپ ان کے اندر اپنے خیالات کے ذریعہ اپنی اقوال سے اپنے عمل سے اپنے افعال و کردار کے ذریعہ احمدیت کو داخل کرتے جائیں۔ اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے تو ان کی نسلیں ایمان لائیں گی۔ چنانچہ اُن کے روٴسا کے سب بڑے چھوٹے آپ کا عزت و احترام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کی بیویاں آپ کو "باپو جی" کہا کرتی تھیں اور ان کے صاحبزادے ابھی تک آپ کا احترام کرتے ہیں۔ اور آپ کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت صحبت اور آپ کی قوتِ قدسیہ سے فیض حاصل کرنے کا نتیجہ تھا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کو برادری کے علاوہ غیروں میں بھی نیکی تقویٰ دیانتداری اور پاکیزگی میں ممتاز مقام حاصل تھا۔ ثم الحمد للہ

اس کے بعد سندھ میں جتنا عرصہ آپ حضرت مصلح موعودؓ کی زمینوں پر بطور منیجر کام کرتے رہے وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس جس اسٹیٹ میں آپ رہے اپنوں اور غیروں سب میں آپ کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا آپ کے تجربہ اور قابلیت۔ نیکی و تقویٰ کے سب مداح تھے۔ سندھ سے واپس آنے کے بعد آخری وقت تک آپ یا تو جماعتی کاموں کی انجام دہی کرتے تھے یا دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں وقت گذارتے تھے۔

گذشتہ کئی سالوں میں کراچی کے قیام کے دوران آپ کا یہ معمول تھا کہ باوجود آدھی رات سے اٹھ کر تہجد ادا کرنے کے صبح کی نماز پڑھانے اور درس دینے کے بعد ڈرائیور کو بلاتے اور کمزوری بڑھاپے اور ناسازیٔ طبع کے باوجود فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات حاصل کرنے کے لئے دوستوں کے گھروں پر جاتے بعض دوست آپ کی کمزور طبیعت کو دیکھ کر عرض کرتے کہ آپ تکلیف نہ کیا کریں ہم خود آپ کے پاس آ جائیں گے لیکن آپ سلسلہ کے کاموں کے لئے دُکھ اٹھانے کو بھی عین راحت سمجھتے۔ بعد دوپہر یا شام کے وقت جب موٹر دوبارہ مل جاتی یا کوئی دوسرا دوست آپ کے ساتھ لے جانے کے لئے آ جاتا تو اس کے ہمراہ فوراً چندہ جات کے وعدوں یا وصولی کے لئے چلے جاتے اور کئی کئی گھنٹے صرف کر کے آتے اور بعض دفعہ رات کو کافی دیر تک حلقہ جات میں دورہ کرتے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے سلسلہ کے لئے اس قدر محبت اور غیرت عطا فرمائی تھی کہ حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تحریک پر کہ سلسلہ کے لئے جانی قربانی کی ضرورت پڑے گی۔ آپ نے اپنا نام پیش کر دیا۔ اسی طرح حضور کے ایک سفر کی ضروریات کے لئے اور سلسلہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنا تمام مال حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمر بھر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی خدمت کرنے کی توفیق بخشی۔ اور منارۃ المسیح پر بھی آپ کا نام کندہ ہے۔

آپ نے اوائل عمر میں ہی وصیت بھی کر دی تھی۔ چندوں میں اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیتے تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج میں بھی آپ کا نام درج ہے۔ ابھی سال گذشتہ اپنے تحریک جدید کے پچھلے سال کے چندہ کے علاوہ تحریک جدید کی مد میں مبلغ ایک ہزار روپے کی رقم حضرت مصلح موعودؓ کی جانب سے بھی آپ نے ادا فرمائی۔ اکتوبر سنہ ۱۹۶۶ء میں سخت بیماری کے ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ الفضل میں دیکھ کر اور اس کے عنوان کو پڑھ کر کہ حضور نے نئے سال کے تحریک جدید کا اعلان فرما دیا ہے۔ خاکسار کو بلوایا اور فرمایا کہ حضرت صاحب نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے لہٰذا میری طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں -/۲۴۱ روپے کا وعدہ بھیجدو اور ساتھ ہی مولوی عبد الرحمان صاحب انور کو لکھدو کہ یہ رقم نقد میرے حساب میں سے حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ چنانچہ میں نے تعمیل کی اور آپ کا اس سال کا تحریک جدید کا چندہ بھی ادا ہو گیا۔ اپنا حصہ جائیداد صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کرا کر سبکدوشی حاصل کی۔ چندہ کی دیگر مدات میں بھی بفضلہ تعالیٰ حصہ لیتے رہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے مبلغ ایک ہزار روپے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ بھی ادا فرما دیا تھا۔

سلسلہ کی کتب کی اشاعت

ملفوظات کی اشاعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی اشاعت کے سلسلہ میں بھی چندہ ادا کیا اور سلسلہ کی کتب خرید کر کے مفت تقسیم فرماتے رہے۔ جہاں خود قربانیاں کرتے تھے وہاں ہم سب کو بھی سلسلہ کے لئے مالی قربانی کرنے کی سخت تاکید کرتے تھے اور سب کے لئے اس رنگ میں بھی دعا کیا کرتے تھے۔

جاں تم۔ تو جم۔ ملم تسلم فدا شود بر تو جمعہ
این است کام دل اگر آید میسرم

درخواستِ دعا

میرے ماموں جان چوہدری غلام دستگیر صاحب اکاؤنٹنٹ آفیسر میونسپل کمیٹی لائل پور ایکسیڈنٹ میں چکر آنے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(منیر احمد دار الیمن شرقی ربوہ)

ذکو لاکی لدا ئیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۴۳۵

میں حاجی فضل احمد ولد سلطان احمد صاحب قوم کھرل احمدی پیشہ زمیندارہ عمر ۵۴ سال بیعت دسمبر ۱۹۵۲ء ساکن جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد :- فضل احمد ولد سلطان احمد جھنگڑ حاکم والا۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- عباس علی بقلم خود ولد حاجی فضل احمد صاحب جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- ناصر علی ولد غلام محمد کھرل جھنگڑ حاکم والا۔ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۱۹۴۳۶

میں محمد عجب خان ولد غلام نبی خان صاحب قوم مندجیل (ارباب) پیشہ ملازمت عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن تہکال بالا ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زمین چار جریب واقع دارنگی میں ۱/۲ مالیتی ۔ ۔۔ ۔۔۔ ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۶/۴۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد محمد عجب خان تہکال بالا ضلع پشاور

گواہ شد :- نصیر احمد ولد محمد الطاف سول کوارٹرز پشاور صدر

گواہ شد :- سردار علی شاہ موضع تہکال بالا۔

مسل نمبر ۱۹۴۳۷

میں طیبہ زوجہ میجر شفاعت حسین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے :-

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۔۔ ۔۔۔ ۵۰۰ روپے

۲- زیور طلائی ۲۲ تولے مالیتی ۔ ۲۷۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- طیبہ بقلم خود

گواہ شد :- میجر شفاعت حسین آرمی۔ ایوی ایشن سکول دھمیال کیمپ راولپنڈی۔

گواہ شد :- منور احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۹۴۳۸

میں ملک محمد نصیر اللہ خان ولد ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۲۱۱ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- ملک محمد نصیر اللہ خان ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد :- عبدالکریم سیکرٹری مال محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد :- عبدالرشید ظفر انسپکٹر جائیداد ربوہ

مسل نمبر ۱۹۴۳۹

میں جہانگیر بیگ ولد مرزا عبدالعزیز صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۵ ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- مرزا جہانگیر بیگ

گواہ شد :- محمد شفیع خان زعیم مجلس انصار اللہ کراچی۔

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۹۴۴۲

میں محمد یحیٰ خان ولد محمد شعیب خان صاحب قوم پٹھان یوسف زئی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ۵ ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۳۸۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- محمد یحیٰ خان بقلم خود

گواہ شد :- ناز احمد ناصر نائب سیکرٹری وصایا۔ جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

جیسا کہ قبل ازیں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کا پہلا حصہ جس میں انتظامی قواعد کے علاوہ انتخابات عہدیداران سے متعلق مکمل قواعد درج ہیں طبع ہو چکا ہے۔ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے اس حصہ کی ایک ایک کاپی کا ہر جماعت میں موجود ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ جماعتوں میں ان قواعد و ضوابط کی عدم موجودگی کی وجہ سے بہت سی غلط فہمیاں اور دقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جن کو رفع کرنے کے لئے سلسلہ کا نہایت قیمتی وقت خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا جن جن جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان نے ابھی تک قواعد و ضوابط کی یہ کتاب حاصل نہیں کی وہ جلد سے جلد نظارت ہٰذا سے حاصل کر لیں۔ اس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ پچیس پیسے اور بمعہ محصول ڈاک دو روپے دس پیسے ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قائدین کرام اور ناظم صاحبان مال توجہ فرمائیں

یکم تبلیغ تا ۷ تبلیغ مطابق ۱/۲/۶۹ تا ۷/۲/۶۹ مجالس سے ہفتہ وصولی مال منائے جانے کی تحریک کی گئی تھی۔ مجھے امید ہے کہ تمام مجالس نے اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کی ہو گی۔ لہٰذا ان حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی مساعی کی رپورٹ بابت ہفتہ وصولی مال اور وصول شدہ رقم جلد ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل چندہ کے متعلق ضروری اعلان

بعض جماعتیں اپنا چندہ بنک ڈرافٹ کی بجائے چیک کے ذریعہ بھجوا دیتی ہیں۔ حالانکہ ان کے ہاں بنکنگ کی سہولتیں موجود ہوتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رقم کے محسوب ہونے میں بہت دیر ہو جاتی ہے کیونکہ اس چیک کی اس بنک کو اطلاع دی جاتی ہے جس کے ساتھ انجمن کا حساب کتاب ہے اور جب تک رقم کی وصولی کی اطلاع نہ ملے رقم محسوب نہیں کی جا سکتی۔ اس میں بعض دفعہ کئی دن بلکہ ہفتے لگ جاتے ہیں خصوصاً مشرقی پاکستان کے چیکوں کی رقم ملنے میں تو اور بھی دیر ہو جاتی ہے اور رقم خواہ مخواہ بند پڑی رہتی ہے۔

لہٰذا تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ حتی الوسع چیک کی بجائے بنک ڈرافٹ کے ذریعہ رقم بھجوائی جایا کرے تا جلد محسوب ہو کر سلسلہ کے کام آ سکے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنک ڈرافٹ یا بنک کی رسیدوں کے ہمراہ ایک آدھ چیک بھی بھجوانا پڑتا ہے۔ اس صورت میں چیک کی تفصیل الگ بھجوائی جائے۔ تا اس چیک کی رقم کی وصولی تک باقی رقم بھی بند نہ پڑی رہے بہتر تو یہ ہے کہ جو دوست چیک کے ذریعہ چندہ ادا کرتے ہیں وہ اپنا چیک مقامی جماعت کے نام دیں تا جماعت وہ رقم وصول کر کے باقی چندہ کے ہمراہ بھیج سکے۔ لیکن اگر کوئی دوست صدر انجمن کے نام چیک دینے پر اصرار کریں تو وہ چیک فوری طور پر الگ تفصیل کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھیج دیا جائے۔ نہ اسے دوسرا چندہ بھیجنے تک روک رکھا جائے اور نہ ہی اسے دوسرے چندہ کی تفصیل میں شامل کیا جائے۔

(ناظر بیت المال)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

طاقتیں اپنے اندر رکھتی ہے جس کے دیکھنے سے گویا ہم خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کا کلام یا اس کا قول خالص ہے کہ جیسا کہ زمین اور آفتاب اور ماہتاب خدا تعالیٰ کا فعل خالص ہے اور بلاشبہ وہ انسانی فطرت کی حدود سے ایسا ہی بلند تر ہے جیسا کہ خدا انسان سے اگر آپ تھوڑی سی زحمت اٹھا کر اور بزرگواری کے حجابوں سے الگ ہو کر چند ہفتہ اس عاجز کی صحبت میں رہیں۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کے بہت سے امور مافوق العقل بڑی آسانی سے آپ کو معقول اور ممکن دکھائی دیں۔ گو آپ اپنے خیال میں فلسفہ اور سائنس کا نچوڑ اپنے دماغ میں جمع رکھتے ہیں۔ اور نیچر کے تمام مدوجزر کر کے نئی روشنی سے منور ہو چکے ہیں۔ لیکن عزیز من (ناراض نہ ہوں) آسمانی روشنی شے دیگر ہے اور مغربی روشنی شے دیگر۔ اگر آپ کو اس روشنی کی تاریکیوں اور مضرتوں کی کچھ خبر ہوتی تو آپ اسلام کی اُمیّت کو اس نابکار روشنی پر ہزار مرتبہ ترجیح دیتے اور دین العجائز اختیار کرکے اور اس زمانہ کے دقالی فتنوں سے ڈر کر اور ایمان امور پر صبر کی خواہش کر کے ہمیشہ تضرع سے یہ دعا کیا کرتے کہ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۳)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور رضی اللہ عنہ نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہٰذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے

اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم۔ کا یونٹ ضلع ہوگا۔ (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اُسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہو گی۔) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اُسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔ آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں شامل ہو کر آپ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی ۔*

* جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

جو لوگ توحید کا انکار کرتے ہیں انہوں نے خدائی صفات کا کبھی پورا اندازہ نہیں کیا

ان کی گمراہی کا اصل سبب یہ ہے کہ وہ اپنی محدود طاقتوں پر قیاس کر کے خدا کی طاقتوں کا اندازہ لگاتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ (الحج آیت ۷۵) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید کا انکار کرتے ہیں انہوں نے خدائی صفات کا کبھی پورا اندازہ نہیں کیا۔ اور یہی وجہ ان کے ٹھوکر کھانے کی ہے چنانچہ دیکھ لو جو لوگ خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل نہیں یا وہ لوگ جو بعض اور ذرائع بیچ میں لانا چاہتے ہیں ان کے اس عقیدہ کی بنیاد ہی اس امر پر ہے کہ ان کا دماغ یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا کہ ایک ایسی ہستی بھی ہے جو سب دنیا کو دیکھ رہی ہے اور سب لوگوں کی آوازوں کو سن رہی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ بعض ایسے درمیانی واسطوں کی ضرورت ہے جن میں خدائی طاقتیں تقسیم ہوں اور جو اپنی اپنی جگہ ان طاقتوں کو استعمال کر رہے ہوں۔ اس دھوکہ کی بڑی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا اندازہ اپنی طاقتوں کے لحاظ سے کیا۔ اور خدائی طاقتوں کا اندازہ انسانی طاقتوں پر قیاس کر لیا۔ انہوں نے دیکھا کہ انسان جب ایک طرف نگاہ کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف کی چیزیں انہیں نظر نہیں آتیں۔ پس انہوں نے خیال کر لیا کہ خدا تعالیٰ کی نظر بھی محدود ہے پھر جب انسانوں نے دیکھا کہ ہم ہر جگہ کی آواز ایک وقت میں نہیں سن سکتے تو خیال کر لیا کہ خدا تعالیٰ بھی ہر جگہ کی آواز ایک وقت میں نہیں سن سکتا غرض انسانی طاقتوں پر خدائی طاقتوں کا جب انہوں نے قیاس کیا تو انہیں ضرورت محسوس ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے بعض شریک مقرر کریں۔ اسی خیال کے نتیجے میں بعض فلسفیوں کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو کلّی علم ہے جزئی نہیں۔ یعنی اسے یہ تو پتہ ہے کہ انسان روٹی کھایا کرتا ہے مگر اُسے یہ پتہ نہیں کہ زید اس وقت روٹی کھا رہا ہے اسے یہ تو علم ہے کہ انسانوں کے گھروں میں بچے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ مگر اسے یہ علم نہیں کہ اس وقت زید یا بکر کے گھر میں بچہ پیدا ہو رہا ہے۔ اب اس خیال کی بنیاد اسی امر پر ہے کہ انسان اپنی محدود طاقتوں سے خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا اندازہ لگاتا ہے مگر آج دیکھو وہ کمزور انسان جو خدا تعالیٰ کی طاقتوں کو گرا رہے تھے انہیں خدا نے کہا کہ تم ہماری طاقتوں کا تو اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ آؤ میں تمہاری اپنی طاقتوں کو ابھارتا ہوں اور تمہیں بتاتا ہوں کہ تم اپنی آواز کہاں کہاں تک پہنچا سکتے ہو۔ اور تم کتنی دُور دُور کی آواز بخوبی سن سکتے ہو چنانچہ اس نے وائرلیس ایجاد کروا کے بتا دیا کہ جب تمہاری جیسی ذلیل اور حقیر ہستی ساری دنیا کی آوازیں وائرلیس کے ذریعہ سن سکتی اور ساری دنیا میں اپنی آواز پہنچا سکتی ہے تو کیا وہ خدا جو تم کو پیدا کرنے والا ہے وہ تمہاری آوازیں نہیں سن سکتا! آج جب انگلستان کا ایک ڈوم۔ یا میراثی یا ایک گانے والی کنچنی ساری دنیا میں اپنی آواز پہنچا رہی ہوتی ہے تو فضا کی ہر حرکت اور آواز کی ہر جنبش یورپ کے فلسفیوں پر قہقہے لگا رہی ہوتی ہے اور کہتی ہے کمبختو! اب بتاؤ۔ کیا خدا تعالیٰ ساری دنیا کی آوازیں نہیں سن سکتا! اسی طرح اب بڑی بڑی دوربینیں نکل چکی ہیں جن سے لاکھوں میل دُور کے ستاروں کی حرکات کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور اب تو وائرلیس نے ترقی کرتے کرتے یہ صورت اختیار کر لی ہے کہ شکلیں بھی دُور دُور تک دکھا دی جاتی ہیں غرض وہ جو وہم پیدا ہو گیا تھا کہ خدا کس طرح ساری دُنیا کو دیکھ سکتا ہے اور کس طرح ساری دُنیا کی آوازیں سن سکتا ہے۔ اس ترقی نے اسے دُور کر دیا اور بتا دیا کہ جب معمولی انسان میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی قابلیت رکھی ہے کہ وہ اپنی آواز تمام دُنیا کو سنا سکتا ہے۔ اور دنیا کے دوسرے کنارے کے آدمی کی بات کو بآسانی سن سکتا ہے اور نہ صرف آواز سن سکتا ہے بلکہ اس کی شکل بھی دیکھ سکتا ہے تو کیا خدائے ذوالجلال جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے وہ ہر چیز کو نہیں دیکھ سکتا اور ہر شخص کی آواز کو نہیں سن سکتا؟"

(تفسیر کبیر سورۃ حج صفحہ ۹۷ و ۹۸)

مجلس مشاورت

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال مجلس مشاورت ۲۸، ۲۹، ۳۰ امان ۱۳۴۸ہش مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار۔ منعقد ہوگی۔ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع جلد از جلد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوائیں۔

جو احباب کوئی امر مجلس شوریٰ میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اسے حسب قاعدہ اپنی مقامی مجلس میں پیش کر کے مقامی مجلس کی رائے کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۲۸ فروری ۱۹۶۹ء مطابق ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۸ہش تک بھجوا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

الجمعیۃ العلمیہ کے زیر اہتمام مجلس مذاکرہ

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۶ تبلیغ بارہ بجکر دس منٹ پر مجلس مذاکرہ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں طلبائے جامعہ احمدیہ کی طرف سے تین مقالے بعنوان "قرآن اور عصمت انبیاء" "قرآن۔ سرچشمہ علوم" "قرآن اور سائنسی انکشافات" پیش کئے جائیں گے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر طلباء جامعہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں"۔

(محمد الدین ناز انچارج مجلس مذاکرہ)

عید الاضحیہ کی تقریب پر قربانی کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

اس مرتبہ انشاء اللہ تعالیٰ عید الاضحیہ ۲۸ فروری ۱۹۶۹ء کو ہوگی۔ جو احباب اس موقع پر نظارت خدمت درویشان کے زیر اہتمام قربانی کروانا چاہتے ہیں۔ وہ بحساب فی جانور (حصہ) کم از کم مبلغ ساٹھ روپے بھجوا دیں۔ تا کہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جا سکے۔ چونکہ عید الاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ نیز بسا اوقات اچھا جانور بھی دستیاب نہیں ہوتا۔ لہذا احباب رقم بھجوانے میں عجلت فرمائیں۔

یہ رقوم ناظر خدمت درویشان کے نام بھجوائی جائیں تاکہ بروقت مل سکیں۔

(ناظر خدمت درویشان)

مجالس خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کا انتظار ہے

ماہ صلح (جنوری) ختم ہو چکا ہے اور مرکز منتظر ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ اس ماہ کی رپورٹ جلد بھجوا دیں ہر چھوٹی سے چھوٹی مجلس کے لئے بھی رپورٹ بھجوانا ضروری ہے اس لئے اگر آپ کی مجلس نے اب تک رپورٹ نہیں بھجوائی تو اب جلد بھجوا دیں۔ رپورٹ فارم حسب ضرورت دفتر مرکزیہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴